پریس ریلیز

جہاد کو صرف جنگ وقتال کے طور پر ہی نہیں بلکہ علمی وفکری اور معاشی جد وجہد کے تناظر میں بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر محمد خالد مسعود۔

اسلامی نظریاتی کونسل میں آج اسلام اور انتہا پسندی کے عنوان سے ایک علمی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں ایرانی اسکالر استاد علی رضا پناہیان نے خطاب کیا۔اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئر مین جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے اپنے افتتاحی کلمات میں اسلامی نظریاتی کونسل کا تفصیلی تعارف کرایا اور اسلام اور انتہا پسندی کے موضوع پر بات کرتے ہوئے کہا کہ انتہا پسندی کا مسئلہ دہشت گردی کے مسئلہ سے پہلے عالم اسلام میں غلو فی الدین کے عنوان سے موجود رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ سن ۲۰۰۱ء کے بعد سے دہشت گردی کو بین الاقوامی سیاست کے تناظر میں دیکھا جانے لگا جبکہ دین میں مبالغہ آرائی یا غلو فی الدین کے مسئلے کو نظر انداز کر دیا گیا۔انہوں نے کہا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں پیش آنے والے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین کی ولادت باسعادت کے موقع پر اپنے احساسات وجذبات کو کنٹرول میں نہیں رکھ سکتے۔انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف پاکستان کا نہیں بلکہ دین میں غلو کا رویہ مسلم معاشروں میں مسلسل سرایت کرتا جا رہا ہے۔

ایرانی اسکالر استاد علی پناہیان نے اس موضوع پر اظہار خیال اور کونسل کے وظائف سے آشنائی کے لیے اتنا بہتر موقع فراہم کرنے پر جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ حکومت پاکستان کا اتنا اہم ادارہ یہاں پر موجود ہے اور یہ چیز صرف میرے لیے ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لیے باعث خوشی ومسرت ہے۔جناب علی پناہیان نے اسلام اور انتہا پسندی کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبر اسلام ﷺ،صحابہ کرام،تابعین اور ائمہؒ نے اپنے اپنے زمانے میں دینی معارف میں غلو اور انتہا پسندانہ رویے کا مقابلہ کیا اور معاشرے میں تعاون اور بھائی چارہ کی فضا کو فروغ دیا۔جناب استاد علی پناہیان نے انتہا پسندی اور شدت پسندی کے بنیادی اسباب کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انتہا پسندی اس وقت جنم لیتی ہے جب کوئی انسان حق کے سامنے تسلیم تو ہو جاتا ہے لیکن وہ اپنے نفس کا تزکیہ نہیں کرتا لہٰذا ایک طرف تو وہ دین کو قبول کرنے کی وجہ سے خود کو احکام کا پابند بناتا ہے اور محدود کرتا ہے تو دوسری طرف وہ انسان جو کسی دین کا پابند نہیں ہوتا اور خود کو اس طرح محدود نہیں سمجھتا اس کے ساتھ ایسے شخص کا رویہ انتہا پسندانہ ہوتا ہے اور اس کے لیے ایسی سزا تجویز کرتا ہے جس کا وہ استحقاق نہیں رکھتا۔

انہوں نے مزید کہا کہ انتہا پسندی کا دوسرا سبب خود شیطان ہے جو پہلے تو ایمان لانے کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے پھر اگر اس میں کامیاب نہیں ہوتا تو ایمان کو اعتدال سے خارج کر دیتا ہے جس کے بعد اس شخص کو اس حوالے سے اپنی بے دینی کا احساس نہیں رہتا اور وہ اپنی انتہا پسندی کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اپنی اس کمی کو کہیں اور سے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔انہوں نے مزید کہا جو لوگ دین میں بدعت

کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی عبادت میں شیطان اور زیادہ خضوع وخشوع پیدا کر دیتا ہے۔ جناب علی پناہیان نے انتہا پسندی کے تیسرے عامل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ایک طرف تو معاشرے میں افراطی رویہ دیکھنے میں آتا ہے تو دوسری طرف تفریط نظر آتی ہے جو بجائے خود انتہا پسندی کا موجب بنتی ہے۔ مثلاً جب معاشرے میں ہونے والے ظلم وستم کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو کچھ لوگ عدل وانصاف کے نام پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس میں افراط سے کام لیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا عالمی سامراج بھی مسلمان معاشروں میں انتہا پسندی کو جنم دینے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے اور اس نے فرقہ واریت کی ایسی جنگ شروع کر رکھی ہے جس کی اسلامی خطوں میں پہلے اس طرح کی مثال نہیں ملتی۔

آخر میں چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل جناب ڈاکٹر خالد مسعود نے مہمان اسپیکر کا شکریہ ادا کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اس وقت مسلمان رہبانیت کا رویہ اپنا کر خود کو دوسروں سے الگ کر رہے ہیں جبکہ ان کی اس وقت یہ ذمہ داری ہے کہ دین سے دوری اور منافرت کے اس دور میں دنیا کی رہبریت کی ذمہ داری کی طرف توجہ دیں۔ انہوں نے کہا ہماری ایک مشکل یہ ہے مذہب اور دین ایک خاص طبقے میں محدود ہوتا جا رہا ہے اور عام لوگ اس سے لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے ایک طرف اپنی معاش کے لیے عوام کے محتاج ہو گئے ہیں اور دوسری جانب ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ بھی دین سے دور ہو رہا ہے جبکہ اسلام نے مذہبی علم کو کسی ایک طبقہ سے مخصوص نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کو بھی صرف جنگ وقتال کے تناظر میں نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ علمی وفکری اور معاشی جدوجہد بھی جہاد کے مفہوم میں شامل ہے۔

ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے آخر میں کہا اسلامی نظریاتی کونسل اپنی سفارشات مرتب کرتے وقت فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر قرآن و سنت نبوی ﷺ کو اصل منبع و ماخذ قرار دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل عوام کے ساتھ بھی بہت قریبی رابطہ رکھے ہوئے ہے اور اس سلسلے میں مسلسل کانفرنسوں، سیمنارز اور علمی ومشاورتی نشستوں کا اہتمام کرتی ہے جس میں معاشرے کے مختلف شعبوں کے ماہرین کی آراء سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل عالم اسلام کے تجربات سے بھی استفادہ کرتی ہے اور انشاء اللہ اسلامی نظریاتی کونسل اپنی کوششوں میں کامیابی کے مراحل طے کرتی رہے گی۔

پروگرام کے اختتام پر سوال و جواب کے دوران بعض اہل علم کی طرف سے یہ نکتہ بھی اٹھایا گیا کہ ہمیشہ مغرب کو ایک طرف رکھ کر پورے مغرب کو کیوں تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے جبکہ مغرب ہی کے عوام نے عراق پر مغرب کے حملے پر اپنا شدید ردعمل ظاہر کیا ہے، دوسری مغربی حکومتوں نے بھی اس کی تائید نہیں کی۔ سوئیٹزرلینڈ میں بھی مسجد کے میناروں پر جو ریفرینڈم ہوا اس کو مغربی اسکالرز حتی یہودی اور مسیحی اسکالرز نے ہدف تنقید بنایا ہے لہٰذا مغرب کے انتہا پسند طبقہ کو اعتدال پسند طبقے سے جدا کرتے ہوئے پورے مغرب کو ایک ہی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔

سیکریٹری

محمد احمد چوہدری